مارننگ واک

سباس گل

PRIME URDU NOVELS
primenovels.blogspot.com

صبح کا سنہرا دلکش حسین منظر تھا، سورج نے نارنجی رنگ کی چادر سے آہستہ آہستہ پلکوں کے در وا کرنے شروع کیے تو اس کی نرم نرم کرنیں اہل زمین کو روشنی دکھلانے لگیں، فضا میں پرندوں کی چہچہاہٹ، پھولوں، پودوں اور درختوں کی مسحور کن مہک کے ساتھ ساتھ، انسانوں کے چلنے پھرنے، دوڑنے بھاگنے، اچھلنے کودنے، چیخنے بولنے کی آوازیں بھی رات بھر کا مہیب سناٹا توڑنے کا اعلان کر رہی تھیں۔

صبا حسب عادت مارننگ واک کے لئے گھر سے نکلی تھی، پارک میں موجود دوسرے لوگوں سے ہیلو ہائے کرنے کی اسے کبھی بھی عادت نہیں رہی تھی، وہ صبح کی تازہ ہوا اپنے اندر اتارنے کے لئے آیا کرتی تھی، عمر کے پچیس ویں برس میں قدم رکھ چکی تھی، سنہری سی رنگت، سنہری بالوں اور قابل قبول صورت کی مالک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت پراعتماد اور ذہین بھی تھی، تین بہنوں کی شادیاں ہو چکی تھیں جو سب سے بڑی تھی ابھی تک کنواری تھی، اسے اپنی پسند کا مرد نہیں ملا تھا، خوش شکل، ایماندار اور مخلص اور باوفا، بھلا ایک مرد میں ہی ساری خوبیاں ایک ساتھ کیسے یکجا ہو سکتی ہیں، اسے سب نے سمجھایا تو وہ شادی سے ہی انکاری ہو گئی تھی، ممی ڈیڈی کو اس کی فکر دن رات کھائے جا رہی تھی، اس نے نوٹ کیا تھا مارننگ واک کے لئے تین طرح کے لوگ باہر نکلتے ہیں، ایک وہ جو بہت فربہ، موٹے اور بھاری بھرکم ہوں جنہیں دوسروں نے ”موٹاپا بیماریوں کی جڑ ہے اور تم موٹے ہو کر بہت بھدے دکھائی دینے لگے ہو“ وغیرہ جیسے کلمات سے نوازا ہوتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنے اعلیٰ افسران اور مطلب کے آدمی سے راہ و رسم بڑھانا چاہتے ہیں وہ مارننگ واک اور جوگنگ کے بہانے محض اتفاق قرار دے کر ان تک رسائی بھی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر چند دنوں میں ان کے ساتھ ان کی خوب گاڑی چھنتی نظر آنے لگتی ہے۔

لوگوں کی تیسری قسم وہ ہوتی ہے جنہیں دوسروں سے زیادہ اپنی صحت و تندرستی اور شخصیت کا خاص خیال ہوتا ہے اور وہ واقعی صبح کی سیر تازہ ہوا کے لئے، فالتو چربی زائل کرنے کے لئے اور تازہ دم ہونے کے لئے کرتے ہیں اور انہیں اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ اردگرد کے لوگ ان کے بارے میں کیسی کیسی رائے کا اظہار کرتے ہیں، صبا بھی لوگوں کی اس تیسری قسم میں شامل تھی اور خود اپنے تجزیے کے مطابق بھی وہ اسی کیٹیگری میں آتی تھی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے چکر پورے کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے سامنے ایک بہت ہی موٹی خاتون خراماں خراماں چل رہی تھیں اور صبا کو ان سے آگے کا منظر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”توبہ ہے، پوری موسو پہلوان ہیں یہ خاتون، چٹان کی طرح راستہ روکے کچھوے کی چال چل رہی ہیں۔“ صبا نے بیزاری سے سوچا۔

اور جب وہ خاتون اپنی رفتار میں اضافہ نہ کرنے کے موڈ میں نظر آئیں تو وہ وہیں رک گئی اور تازہ تازہ بھینی بھینی مہک سے پُر ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھرنے لگی، اسے بہت تازگی اور فرحت کا احساس ہو رہا تھا، اس کے سامنے ایک شخص جو بہت دیر سے اسے فالو کر رہا تھا کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔

اور وہ ظاہر کر رہی تھی جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہ ہو، ایسا وہ سب کے ساتھ کرتی چلی آئی تھی، پارک میں جوگنگ کے لئے آنے والے کئی نوجوان لڑکوں نے اسے اپنی طرف متوجہ

primenovels.blogspot.com

کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ انجان بنی رہی تھی، آخر وہ ہی ہار کر پلٹ گئے تھے، اس کی خاموشی کسی کو آگے بڑھنے ہی نہیں دیتی تھی۔

"ہیلو۔" وہ شخص اس کے قریب آ کر اس سے مخاطب ہوا وہ اب بھی خاموش رہی، تو اس نے اس کے کان کے قریب منہ لا کر بہت زوردار آواز میں کہا۔

"ہیلو۔"

"کیا بدتمیزی ہے؟" وہ کان پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے غصے سے بولی۔

"اوہ سوری آپ سنتی بھی ہیں اور بولتی بھی ہیں۔" وہ بڑی ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے بولا۔

"میں سمجھا تھا کہ آپ یا تو بہری ہیں یا پھر اونچا سنتی ہیں اس لئے یہ با آواز بلند حرکت کرنا پڑی۔"

"اور آپ کو یہ حرکت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"کیونکہ میں آپ کو جاننا چاہتا ہوں۔"

"مجھے جاننے سے پہلے آپ اپنی خبر لیجئے۔"

وہ یہ کہہ کر رخ پھیر گئی۔

"اپنی خبر لینے کے بعد ہی آپ کی خبر لینے آیا ہوں۔" وہ معنی خیز لہجے میں بولتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تو اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیوں آئے ہیں، میں نے تو آپ کو نہیں بلایا؟"

"مجھے معلوم تھا کہ آپ تو مجھے کبھی نہیں بلائیں گی، مجھے خود ہی آپ کے پاس جانا پڑے گا، ویسے بھی وہ مثل مشہور ہے نا کہ پیاسا خود چل کر کنوئیں کے پاس جاتا ہے، کنواں کبھی نہیں آتا پیاسے کی پیاس بجھانے کے لئے، سو مجبوراً مجھے آنا پڑا اور آپ کا دوسرے لوگوں سے لاتعلق رہنا بھی مجھے بہت عجیب بلکہ منفرد محسوس ہوا تھا۔"

"اس ساری جملے بازی کا مقصد کیا ہے؟" صبا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"مقصد آپ سے دوستی کرنا ہے۔"

"مگر مجھے آپ سے دوستی نہیں کرنا۔" اس نے قطعی انداز میں جواب دیا۔

"کیوں؟" اس نے اپنی روشن براؤن آنکھوں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"کیونکہ مرد اور عورت کی دوستی ہمارے مذہب اور معاشرے میں ممنوع ہے سمجھے آپ۔" صبا نے نہایت سپاٹ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی، وہ "سنیئے" کرتا رہ گیا۔

☆☆☆

اور اگلی صبح وہ غیر ارادی طور پر اس کی آمد کی منتظر رہی، ابھی اس نے ایک چکر ہی لگایا تھا کہ وہ آن پہنچا، آف وائٹ سوٹ میں بھی خاصا جچ رہا تھا اس نے سرسری نظر میں بھی اچھا خاصا جانچ لیا تھا اس کے سراپے کو۔

"ہیلو مس گڈ مارننگ۔" وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"آپ آج پھر آ گئے یہاں۔" صبا نے رخ [illegible]

"آپ بھی تو یہاں آج پھر آ گئی ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں یہاں مہینوں بلکہ ڈیڑھ سال سے آ رہی ہوں مسٹر۔"

"اسد۔"

"میرا نام اسد جعفری ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

"تو آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟" وہ تنک کر بولی۔

"ہم روز یہاں آتے ہیں ملتے ہیں تو ہمیں

primenovels.blogspot.com

ایک دوسرے کے ناموں کا علم تو ہونا چاہیے نا، آپ کا کیا نام ہے؟"

"میں کسی اجنبی شخص کو اپنا نام نہیں بتایا کرتی۔"

"لیجیے، اجنبی کون ہے بھئی میں تو کئی ہفتوں سے آپ پر نظر رکھے ہوئے تھا، میرا مطلب ہے کہ آپ کو یہاں واک کرتے دیکھتا رہا ہوں اور کل کی ملاقات اور آج کے تعارف کے بعد میں آپ کے لئے اجنبی کیونکر رہا بتایئے تو ذرا۔" وہ دیوار کی طرح اس کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا اور وہ پہلی بار کسی مرد سے نروس ہو رہی تھی، مگر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"آپ یہاں آتے کس لئے ہیں؟" اس نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کس لئے آتی ہیں؟" وہ بھی سوال سے سوال نکالنے کا ماہر تھا۔

"میں تو یہاں واک کرنے آتی ہوں۔" اس نے تو پر زور دے کر کہا۔

"اور میں یہاں واک کرنے کے ساتھ ساتھ تازہ ہوا کھانے آتا ہوں اور صبح کے سیر پر آنے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو قدرت کے بہت حسین مناظر دیکھنے کو ملتے رہتے ہیں۔" اسد نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ذو معنی بات کہی، وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"تو جایئے دیکھئے قدرت کے حسین مناظر، مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟"

"آپ بھی تو قدرت کے حسین مناظر کا ہی ایک حصہ ہیں۔" وہ شوخ نظروں شوخ لہجے میں بولا، وہ نروس سی ہو گئی اور سنجیدہ لہجے میں بولی۔

"آپ کو اگر بات کرنے کا بہت شوق ہے نا تو کسی اور کو پکڑیں۔"

"کسی اور کو کیوں آپ کو کیوں نہیں پکڑ لوں؟" وہ شریر نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا، اس کے دل کی دنیا میں بھونچال سا آ گیا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا، وہ حیران تھی کہ وہ اس شخص کے سامنے محض دوسری ملاقات میں اتنی بے بس کیسے ہو گئی۔

"لگتا ہے آپ کو راہ چلتے راہ و رسم بڑھانے کی عادت ہے۔" صبا نے سنبھل کر بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم کچھ بھی کہہ لو میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا، تمہیں مجھ سے بات کرنی ہی پڑے گی۔" وہ آپ جناب کی تمام دیواریں گراتا ایکدم سے تم پر آیا تو وہ ششدر رہ گئی، ایسا تو اس کے ساتھ کبھی کسی نے نہیں ہوا تھا۔

"میں یہاں صرف واک کرنے آتی ہوں سمجھے۔" وہ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔

"تو واک کے ساتھ ساتھ ٹاک بھی ہوتی رہے تو کیا حرج ہے؟" وہ بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے بولا تو وہ اسے بس گھور کر رہ گئی۔

اور اب یہ روز کا معمول بن گیا تھا اور اسے ضرور ملتا، اس سے باتیں کرتا رہتا وہ بمشکل ہی اس کی کسی بات کا جواب دیتی، وہ آہستہ آہستہ اس کے دل و دماغ پر مسلط ہوتا چلا گیا اور جلد ہی اسے ادراک ہو گیا کہ وہ اسد سے محبت کرنے لگی ہے، وہ خوشی کے ساتھ ساتھ الجھن میں بھی مبتلا تھی، کہ اسد کو وہ لفٹ نہیں کراتی اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، اسے اس کا نام تک معلوم نہیں ہوا اب تک، اور وہ ہے کہ اسے اپنے دل کے آنگن میں خوبصورت تخت پر بڑی شان سے بٹھا چکی ہے، اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، اگلی صبح وہ واک کے لئے آئی

primenovels.blogspot.com

تو وہ پہلے سے ہی اس کا منتظر تھا۔

"گڈ مارننگ مس۔" اسد نے اسے دیکھتے ہی کہا۔

"گڈ مارننگ مسٹر۔" اس نے اسی کے انداز میں جواب دیا تو وہ ہنس پڑا۔

"مجھے تو تمہارا نام معلوم نہیں ہے اس لئے مس کہہ کر مخاطب کرتا ہوں، تم نے مجھے مسٹر کیوں کہا جبکہ تم میرا نام بھی جانتی ہو؟" اس نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

"نام لے کر انہیں پکارا جاتا ہے جس سے دوستی ہو بے تکلفی ہو اور تم ......"

"ایک سیکنڈ۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"تم نے مجھے تم کہا ہے ابھی اور بے تکلفی کے لئے تم ہی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اس کے بعد تو سب چلتا ہے، رہی بات دوستی کی تو تم مجھ سے دوستی کر لو۔"

"میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ مرد اور عورت کی دوستی کو ہمارے مذہب اور معاشرے میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔" صبا نے اپنی خجالت مٹانے کو سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ شوخی سے بولا۔

"چلو دوستی بعد میں کر لینا، پہلے تم مجھ سے شادی کر لو۔"

"کیا؟" وہ حیران ہو کر چیخ اٹھی۔

"دماغ تو درست ہے تمہارا؟"

"ہاں میرا دماغ تو سو فیصدی درست ہے البتہ تمہارے دماغ میں خلل ہے جسے میں ہی دور کر سکتا ہوں۔" وہ بڑے معنی خیز لہجے میں بولا۔

"فضول باتیں مت کرو۔" وہ تپ کر بولی۔

"تو تم مجھ سے شادی کر لو۔" اس نے فوراً کہا۔

"ہمارے مذہب اور معاشرے میں مرد اور عورت کی شادی کو تو ناپسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا نا۔"

"تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو تمہارے اپنے خاندان میں بھی تو لڑکیاں ہوں گی، خوبصورت اور پڑھی لکھی۔" اس نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں لڑکیاں تو بہت سی ہیں مگر تم جیسی ایک بھی نہیں ہے وہ سب تو ہار ماننے والی، ہاں میں ہاں ملانے والی، ایک نگاہ پر موم کی طرح پگھل جانے والی ہیں اور مجھے منفرد لڑکی کی تلاش تھی، تمہاری طرح کی لڑکی کی جو اپنی رائے، اپنی مرضی، اپنی سوچ رکھتی ہو، اس کے اظہار کی طاقت اور جرأت رکھتی ہو، جو مجھ سے میری سطح پر آ کر بات کرنے کا فن جانتی ہو مجھے لاجواب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور یہ سب صلاحیتیں تم میں ہیں، میں نے اسی لئے بھی شادی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے اچھی لگتی ہو اور میں تم سے محبت کرتا ہوں، کیا یہ سب باتیں کافی نہیں ہیں تمہیں پرپوز کرنے کے لئے؟" اسد نے سنجیدگی سے بتانے کے بعد آخر میں اس سے پوچھا۔

"شاید نہیں۔" وہ حیرت، خوشی اور بے یقینی کی سی کیفیت میں بولی۔

"کیونکہ مرد کو موم کی گڑیا، مٹی کی مادھو، اور اللہ میاں کی گائے نما لڑکیاں ہی پسند ہوتی ہیں، ایسی لڑکیاں جو مرد کے اشاروں پر عمل کریں، اس کا کہا صرف آخر سمجھ لے، جو اس کا مرد کہے اس پر عمل پیرا ہونا وہ اپنے ایمان کا حصہ بنا لیتی ہیں، ایسے دب کر سہم کر رہنے والی لڑکیاں ہی مرد کو اچھی لگتی ہیں، مرد تو عورت کو اپنے پاؤں کی جوتی سے زیادہ اہمیت نہیں [illegible]

primenovels.blogspot.com

چاہے گا کہ اس کی عورت اس کی بیوی اس کی سوچ کی سطح پر اس کے برابر آ کر سوچے اس سے بحث کرے، نہیں مسٹر اسد جعفری مرد ایسا کبھی نہیں چاہتا۔"

"خاصا تجزیہ کر چکی ہو مردوں کے متعلق۔" وہ ہنس کر بولا۔

"تم بھی تو خاصا تجزیہ کر چکے ہو لڑکیوں کے متعلق اور آخر میں میرے پاس آئے ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا تو وہ ہنسنے لگا۔

"اب آ ہی گیا ہوں تو کیا تم مجھے خالی ہاتھ لوٹا دو گی؟"

"اس کا فیصلہ تو میرے والدین کریں گے۔"

"او کے تم اپنا نام پتا تو لکھوا دو مجھے۔" وہ تھک کر بولا اور اپنی کار میں سے کاغذ قلم نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا، اس نے اپنا نام اور پتا کاغذ پر لکھ کر اسے تھما دیا۔

"او کے صبا، باد صبا کل صبح ملاقات ہو گی بائے۔" وہ اس کا نام پڑھ کر اسے دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی گھر کی جانب چل پڑی۔

اور اسے حیرت اس وقت ہوئی جب اسد اسی شام اپنے والدین کے ہمراہ اس کے گھر کے ڈرائنگ روم میں موجود تھا، اس کے والدین نے صبا کے لئے اس کا رشتہ لانے کی غرض پیش کی جو صبا کے والدین نے سوچنے کی مہلت کے ساتھ قبول کر لی۔

☆☆☆

"صبا بیٹی تمہارا کیا خیال ہے اسد کے بارے میں اس نے تمہیں پارک میں واک کرتے ہوئے دیکھا تھا وہیں سے پیچھا کرتا یہاں تک آیا ہے مجھے تو پسند ہے لڑکا تم اپنی بتاؤ۔" ممی نے اس کی رائے جاننے کے لئے کہا۔

"ممی آپ اور ڈیڈی جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا۔" اس نے حجاب آمیز لہجے میں کہا تو وہ خوش ہو گئیں۔

"شکر ہے تمہیں بھی کوئی پسند تو آیا، بس اب تمہارے ڈیڈی اسد کے متعلق ضروری چھان بین کرنے کے بعد اس کے گھر والوں کو جواب دے دیں گے۔" ممی نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی خوشی سے مسکرا دی۔

"تم تو بہت جلد باز نکلے صبح ایڈریس لیا اور شام کو گھر بھی پہنچ گئے، میں کہیں بھاگی تھوڑی جا رہی تھی۔" صبح واک پر آتے ہی اس نے اسد سے کہا تو وہ مذاق سے بولا۔

"کیا خبر تم کہیں بھاگ ہی جاتیں؟"

"بکو مت۔" اس نے اسے گھورا، لبوں پر مسکراہٹ بھی ہوئی تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ کیا فیصلہ ہوا؟"

"ارے بے صبرے کیوں ہو رہے ہو، انتظار کرو ڈیڈی کچھ دس دن میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر تمہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیں گے۔" صبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارا فیصلہ کیا ہو گا؟"

"وہی جو میرے والدین کا ہو گا۔"

"خواہ وہ اقرار کریں یا انکار کر دیں تب بھی تم ان کا فیصلہ مانو گی۔" وہ نجانے کیا کہلوانا چاہ رہا تھا سنجیدہ ہو کر بولا۔

"ظاہر ہے۔" وہ ہنس پڑی اور وہ کچھ بولتے بولتے رہ گیا۔

☆☆☆

اور چند دن بعد صبا کے گھر والوں نے اسد کا پرپوزل قبول کر لیا، شادی کی تاریخ طے کر دی گئی، دونوں گھرانوں میں شادی کی تیاریاں

primenovels.blogspot.com

عروج پر تھیں اور وہ دونوں روزانہ صبح کی سیر کے لئے پارک میں بدستور جاتے اور ملتے رہے شادی میں صرف پندرہ دن باقی رہ گئے تھے، شادی کے دعوت نامے تقسیم کیے جا چکے تھے، کہ اس صبح اسد نے نہایت سنجیدگی سے صبا سے کہا۔

''صبا تم کل سے یہاں مارننگ واک کے لئے نہیں آؤ گی۔''

''ایوننگ واک کے لئے تو یہاں آ سکتی ہوں نا۔'' وہ اس کی بات مذاق سمجھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔

''ہرگز نہیں۔'' وہ بے حد سنجیدہ لہجے میں بولا تو اب کی بار وہ چونکی اور حیرت سے پوچھا۔

''کیا مطلب ہرگز نہیں؟''

''ہرگز نہیں کا مطلب ہے کہ تم یہاں کل سے نہیں آؤ گی اب ہم شادی کے دن ہی ملیں گے اور یہ میرا حکم ہے۔''

''واہ ابھی حاکم بنے نہیں اور حکم پہلے ہی صادر کرنا شروع کر دیے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ سنجیدگی سے بولا۔

''میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم میرا حکم مانتی ہو یا نہیں۔''

''تو شادی کے بعد دیکھنا جب تم میرے حاکم اور مختار بن جاؤ گے ابھی کیوں؟''

''ابھی اس لئے کہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے دل میں میرے لئے کوئی جذبہ ہے محبت کی کوئی کلی کھلی ہوئی ہے یا صرف میں ہی راہ محبت پر چل رہا ہوں، اس کے لئے تمہیں میری یہ بات ماننا ہوگی، اگر تمہیں مجھ سے محبت نہ ہوئی تو یقیناً تم کل صبح یہیں ملو گی دوسری صورت میں تم یہاں نہیں آؤ گی اوکے بائے بائے صبا۔'' وہ اپنی بات مکمل کر کے چلا گیا۔

''تو نہیں برداشت کر سکے نا اسد تم یہ بات کہ میں نے تم سے اپنی محبت کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ تم ہارنا نہیں چاہتے نا حالانکہ تم ہار چکے ہو یہ جیت زبردستی تم اپنی جھولی میں لانا چاہتے ہو، آخر ہو نا ایک مرد ایک عام مرد۔'' صبا نے اسے اپنے دل میں مخاطب کر کے کہا۔

اور وہ ایک کمزور لڑکی نہیں تھی جو اس کے سامنے ہار مان لیتی مگر وہ اتنی بہادر اور نڈر بھی نہیں تھی کہ اپنی انا کی جیت کی خاطر اپنی محبت ''اسد'' اور اپنے ممی ڈیڈی کی عزت سے کھیل جاتی، اس کے انکار سے اسد شادی سے انکار کر کے اسے اور اس کے گھر والوں کو معاشرے میں تماشا بنا سکتا تھا اور اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا، ممی ڈیڈی بھائی بہنوں کے چہروں پر اس کی شادی کی خبر نے کتنی خوشیاں بکھیر دی تھیں، سب کو کتنا ارمان تھا اس کی شادی کا اب وہ ایک بات نہ مان کر ان کے ارمان کا خون نہیں کر سکتی تھی، ممی ڈیڈی کا سر جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی سو اس نے ان سب کی عزت کی خاطر اپنی عزت اپنی انا کو قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کی بات بلکہ حکم ماننے پر رضامند ہو گئی، حالانکہ اس فیصلے سے اس کی انا پر کاری ضرب لگی تھی، مگر وہ سہہ گئی کہ یہ اس کے گھر والوں کی خوشی اور اپنے دل کے جیت کو پانے کا واحد راستہ اور حل تھا۔

یوں وہ اگلے دن سے مارننگ واک پر نہیں گئی، اسد باقاعدگی سے جاتا رہا اور اسے موجود نہ پا کر دلی تسکین محسوس کرتا رہا۔

شادی کے دن وہ بھی سنوری اس کے بیڈ روم میں اس کے سامنے اس کی ملکیت بنی بیٹھی تھی۔

''گڈ مارننگ، اوہ سوری گڈ ایوننگ صبا اسد جعفری۔'' اسد نے اس کا گھونگھٹ الٹ کر مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے نظریں اٹھا کر اس

primenovels.blogspot.com

کے چہرے کو دیکھا جہاں فاتحانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ کہتے کہتے عادت سی ہو گئی ہے، تمہیں گڈ مارننگ کہنے کی اب تو ہر روز ہر صبح آنکھ کھلتے ہی گڈ مارننگ کہا کریں گے، صبا آج میں بہت خوش ہوں۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"میری ہار سے۔" صبا نے آہستہ سے لب کھولے۔

"ہاں۔" وہ ہنس پڑا اور پھر بولا۔

"صبا ڈیئر ہار تو عورت کا مقدر ہے اور جیت صرف مرد کو ہی زیب دیتی ہے، عورت بھی مرد کو اپنے تابع نہیں کر سکتی اس پر حکم نہیں چلا سکتی یہ اعزاز صرف مرد کو جچتا ہے کہ وہ عورت کو اپنا تابع بنا کر رکھے اس پر حکم چلائے اور اپنی ہر بات منوائے۔"

"ہر بات؟" صبا نے احساس شکست سے چور چور ہوتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ہاں ہر بات۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"جیسے تم نے میری بات مان کر ثابت کیا ہے کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے۔"

"آپ سچ کہہ رہے ہیں مجھے واقعی آپ سے محبت ہو گئی تھی۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"تو اب اپنی محبت کو پا کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا؟"

"آپ کو خوشی ہوئی ہے اپنی محبت کا اعتراف اس طرح سے کروا کر۔" صبا نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو وہ ہنس کر بولا۔

"ظاہر ہے میری خوشی تو ڈبل ہے، صبا اگر تم پہلے ہی مجھ سے اپنی محبت کا اقرار و اعتراف کر لیتی تو میں کبھی بھی یہ انداز اختیار نہ کرتا، مگر تم نے کچھ بھی ظاہر نہیں کیا اور مرد ہونے کے ناطے تمہارا یہ رویہ میرے لئے چیلنج بن کر گیا تھا سو تم ہار گئیں میں جیت گیا، مرد کو اپنی شکست کبھی قبول نہیں ہوتی اور مرد کو چیلنج کرنے والی عورت سے زیادہ احمق کوئی نہیں ہوتی، خیر ہم بھی کیا قصہ لے بیٹھے محبت میں کیسی ہار جیت؟ محبت میں تو دونوں فریق برابر ہوتے ہیں۔"

"سوچ لیجئے کیا واقعی دونوں فریق برابر ہوتے ہیں؟" صبا نے سنجیدگی سے کہا تو وہ ہنس پڑا اور اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔

"او کم آن صبا ڈارلنگ! غصہ اور ناراضگی جانے دو، تمہارے لئے یہ بات اہم ہونی چاہیے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور ہاں کل سے ہم دونوں اکٹھے جایا کریں گے۔"

"کہاں؟" وہ دبی دبی آواز میں بولی۔

"مارننگ واک پہ۔" اسد نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے نظر کے ساتھ سر بھی جھکا لیا، اس کی محبت کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا، کیونکہ اب وہ مکمل طور پر یہ بات سمجھ گئی تھی کہ مرد کی ہر معاملے، مسئلے اور مرحلے میں عورت کو شکست دیتا چلا آیا ہے سوائے مہر و وفا کے، مرد کی محبت اور پسند تو ہر مارننگ واک میں بدلتی رہتی ہے، وہ عورت کی محبت میں ہار کر بھی اپنی ہار تسلیم نہیں کرتا، قدرت نے اسے عورت سے برتر بنایا ہے، مگر وہ اس سے کہیں زیادہ برتر بننے کی کوشش میں ہمہ وقت عمل پیرا رہتا ہے، اپنی مات اپنی ہار اپنی شکست کسی طور قبول نہیں کرتا، جبکہ عورت اپنی ہر مات اپنی ہر ہار اپنی ہر شکست اپنے مرد کی محبت میں اپنے محبوب شوہر کی چاہت میں اپنے مجازی خدا کے عشق میں دل و جان سے قبول کر لیتی ہے، کہ یہی اس کی فتح ہے، یہی اس کی جیت اور یہی اس کا اعزاز بھی ہے۔

☆☆☆

primenovels.blogspot.com